بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۵

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۲ | ۲۸ ماہ اخاء ۱۳۲۳ ہش | ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ | ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵۳

300

مدینۃ المسیح

— قادیان ۲۶ اخاء۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج صبح دونوں کنپٹیوں میں درد کی شکایت تھی۔ سوء اتفاق سے آج دن کے ڈیڑھ پونے دو بجے کے قریب جب حضور نے ایک کتاب لائبریری سے نکالنے کے لئے الماری کھولی۔ تو اس کے اوپر کا چوکھٹہ جو مضبوط جما ہوا نہ تھا گر پڑا جس سے سر پر چوٹ آگئی۔ جہاں ورم درد اور جلن کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں — حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نمث سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں — حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طبیعت آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ — حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت ویسی ہی بے رخون آرہا ہے۔ مثانہ میں درد کی بھی شکایت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — صاحبزادی امتہ الحکیم سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج اطلاع ملی ہے کہ حالت ویسی ہی ہے کمزوری بے حد ہے۔ احباب خاص طور پر دعا فرمائیں — حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج مع بیگم صاحبہ و بچگان شملہ سے تشریف لے آئے ہیں۔

ملفوظات حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آداب نماز

فرمایا دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت کے بعد سنتیں آہستگی اور عمدگی سے پڑھنی چاہئیں۔ بعض دفعہ نیک خواہش کے ساتھ بھی شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ اور لوگوں کو خیال آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کہ ہم آگے نکل کر بیٹھیں۔ اس وجہ سے وہ سنتیں جلدی جلدی پڑھ کر آگے آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگلی اگلی صفوں والے سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنی سنتیں ختم کر کے آجاتے ہیں اس کا ایک نقصان تو یہ ہوتا ہے۔ کہ نماز پڑھنے والوں کی نماز میں حرج واقع ہوتا ہے اور دوسرا نقصان یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی اپنی نماز ضائع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت آہستگی سے ادا کرو۔ چنانچہ آپ نے نماز ہی کے متعلق خصوصیت کے ساتھ ہدایت دی ہے۔ کہ جلدی جلدی مسجد میں نہ جاؤ۔ امام رکوع میں ہو۔ تو تم دوڑ کر نماز میں شامل نہ ہو۔ بلکہ اپنے وقار کا خیال رکھو۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ آگے بیٹھنا انسان کے لئے ثواب کا موجب ہوتا ہے۔ مگر وہی آگے بیٹھنا ثواب کا موجب ہوتا ہے جس کے لئے انسان وقت کی قربانی کر کے مسجد میں آتا ہے۔ جو شخص آگے بیٹھنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ مسجد میں دوسروں سے پہلے آئے۔ تاکہ اگلی صفوں میں اسے جگہ مل سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب مہمان آتے۔ اور انہیں معلوم ہوتا۔ کہ آپ ظہر کے بعد تشریف رکھیں گے۔ تو وہ دس بجے ہی آکر مسجد میں بیٹھ جاتے۔ یا اگر عصر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیٹھنا ہوتا۔ تو وہ ظہر کے وقت سے ہی مسجد میں آکر بیٹھ رہتے۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مغرب کے بعد بیٹھنا ہوتا۔ تو عصر کے وقت مسجد میں آجاتے۔ اور مغرب تک بیٹھے رہتے۔ اس طرح انہیں عبادت کا ثواب بھی مل جاتا۔ اور احکام شریعت پر عمل بھی ہو جاتا۔ پس جو شخص آگے بیٹھنا چاہے۔ اسکا فرض ہے کہ وہ پہلے آئے۔ اور کسی دوسرے بھائی کا حق تلف نہ کرے۔ جس طرح کسی کا پیسہ اٹھا لینا جرم ہے۔ یا کسی کا کپڑا اٹھا لینا گناہ ہے اسی طرح وہ شخص جو گھنٹہ یا پون گھنٹہ پہلے آیا ہوا ہو۔ جو شخص کود کر اس سے آگے جا بیٹھتا ہے وہ بھی ویسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے کسی کا مال یا کسی کا کپڑا اٹھانے والا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر گنہگار ہے۔ کیونکہ کسی کا مال لینے والا تو اس کی ایک ادنےٰ اور معمولی چیز لے لیتا ہے۔ لیکن یہ اس کا دینی حق غصب کرتا ہے۔ پس یا تو وہ پہلے آئے۔ اور اگر بعد میں آیا ہے تو پھر پیچھے بیٹھے۔ سوائے اس کے کہ اگلے بیٹھے ہوئے لوگ خود اسے اپنا حق دے دیں۔ یا خوشی سے اپنے حق میں شریک کر لیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر ایسے شخص کے دل میں سچی تڑپ پائی جاتی ہو گی۔ تو آہستہ آہستہ اسے نماز کے لئے اول اوقات میں آنے اور مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے کی عادت ہو جائیگی۔ پس اسکا پیچھے بیٹھنا اس کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں۔ بلکہ آئندہ کے لئے ایک روحانی ترقی کا موجب ہو جائیگا۔ کیونکہ اگر اس کے دل میں واقعہ میں یہ احساس ہوگا۔ کہ میں کیوں پیچھے رہا تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ وہ آئندہ پہلے آئیگا۔ اور پہلے آنے کی وجہ سے زیادہ وقت مسجد میں گزاریگا۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم ہے۔ کہ مسجد میں ذکر الٰہی کرو۔ اس لئے اسے عبادت میں زیادہ وقت گزارنے کا موقعہ مل جائے گا۔

پس ایک غلطی جس کی اصلاح کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں یہ ہے کہ سنتیں جلدی نہ پڑھی جائیں بلکہ اطمینان اور وقار کے ساتھ پڑھی جائیں دوسری غلطی جس کی طرف میں نے توجہ دلائی ہے یہ ہے کہ جو لوگ مسجد میں پہلے آئے ہوئے ہوں۔ ان کے کندھوں سے گزر کر آگے بیٹھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ جو شخص عین عبادت کے وقت آتا ہے یا دوسروں کے اوپر سے کود کر آگے جا بیٹھتا ہے اسے عبادت میں ترقی کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں پیچھے آکر بھی آگے بیٹھ گیا۔ اور اس وجہ سے مجھے ثواب بھی وہی ملے گا۔ جو پہلی صفوں میں بیٹھنے والوں کو ملیگا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تمام حالات کو دیکھنے والا ہے۔ اگر ایسا شخص دوسروں سے آگے بھی بیٹھ جائیگا۔ تو ثواب میں وہ اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ جو پہلے سے مسجد میں بیٹھا ہوا ہے۔ علاوہ ازیں وہ بدتہذیبی کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ کہ اپنے بھائیوں کے کندھوں پر سے گزر کر آگے بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہاں بعض دفعہ اتفاقی طور پر کوئی جگہ خالی ہوتی ہے۔ ایسے موقعہ سے اگر کوئی شخص فائدہ اٹھالے تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ بلکہ دین کی باتیں سننے کا یہ اشتیاق اسے یقیناً اللہ تعالےٰ کے قرب میں درجہ دیگا۔ اور اللہ تعالےٰ فرمائیگا۔ دیکھو جو لوگ پہلے موجود تھے۔ انہوں نے تو اس جگہ کی قدر نہ کی۔ مگر یہ بعد میں آیا۔ اور اس جگہ کی قدر کرتے ہوئے وہاں بیٹھ گیا۔ پس یہ چیز اسے اللہ تعالےٰ کے قرب میں بڑھا دیگی لیکن اگر یہ بات نہیں۔ تو یہ دوسروں کی حق تلفی کرتا اور اپنے لئے سستی کا ایک رستہ پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ بعد میں آکر آگے بیٹھ رہیگا۔ تو اسکے دل میں یہ رغبت پیدا نہیں ہوگی کہ میں مسجد میں پہلے آؤں۔

صحابہ کرام کی قربانی

صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہم دیکھتے ہیں وہ بڑی جدوجہد اور بڑی قربانی اس غرض کے لئے کرتے تھے۔ کہ کوئی کلمہ خیر ان کے کانوں میں پڑ جائے۔ حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق ہی آتا ہے۔ انہوں نے بہت بعد میں اسلام قبول کیا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ صرف تین سال رہے تھے۔ کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے عام طور پر ان کی روایات کو دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ غلام نبی

انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت لمبی صحبت حاصل رہی ہے - حالانکہ واقعہ یہ ہے - کہ بڑے بڑے صحابہؓ سے بہت ہی کم وقت ان کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا ملا - کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سے قریباً تین سال باقی تھے جب انہوں نے اسلام قبول کیا - اُس وقت انہوں نے عہد کیا کہ چونکہ میں بعد میں آیا ہوں - اس لئے اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں اتنا بیٹھوں گا - کہ میری گذشتہ تمام کوتاہی کا کفارہ ہوجائے چنانچہ یہ عہد کرکے وہ بیٹھ گئے اور ہر وقت مسجد میں ہی رہتے - اُن کے گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی - والدہ عیسائی تھیں مگر ایک بھائی مسلمان ہوچکے تھے - وہ کھجوریں یا غلّہ یا کھانا وغیرہ ان کو بھجوا دیتے اور یہ گذارہ کرلیتے - کچھ مدت تک تو یہ سلسلہ جاری رہا مگر آخر ان کا بھائی تنگ آگیا اور اُس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شکایت کی کہ یا رسول اللہ ابوہریرہ آپ کے پاس سارا دن بیکار بیٹھا رہتا ہے - کماتا کچھ نہیں - میں اکیلا کس طرح تمام بوجھ برداشت کروں - اسے آپ نصیحت کریں کہ کچھ روزی کمانے کا بھی فکر کرے - اگر ابوہریرہؓ اپنے وقت کو ضائع کر رہے ہوتے تو جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت تھی آپ ابوہریرہؓ سے ضرور فرماتے کہ سست نہ بیٹھو - جاؤ اور روزی کماؤ - آپ دیکھتے تھے کہ وہ چوبیس گھنٹے مسجد میں ہی رہتے ہیں مگر چونکہ آپ جانتے تھے - کہ یہ اتنا بڑا کام ہے کہ اگر اس کو چھوڑ کر یہ دنیا کا کوئی اور کام کرے گا - تو اِس کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہوگا - اس لئے آپ نے اُن کے بھائی سے کہا کہ تمہیں کیا پتہ کہ اللہ تعالےٰ تم کو بھی ابوہریرہؓ کی وجہ سے ہی روزی دے رہا ہو اگر تم اِس کو کھانے کے لئے کچھ بھجوا دیتے ہو تو یہ اس پر احسان نہیں کرتے بلکہ اپنا حق ادا کرتے ہو - مگر اُن کے بھائی میں چونکہ وہ ایمان اور تقوےٰ نہ تھا جو اعلےٰ درجہ کے مومنوں میں ہوا کرتا ہے - اس لئے وہ اس بوجھ کو برداشت نہ کرسکا اور اُس نے آپ کی امداد کرنا ترک کردیا -

حضرت ابوہریرہؓ کی فاقہ کشی

اس کے بعد وہ ایسی ایسی تنگیوں میں سے گذرے کہ انہیں کئی کئی وقت کا فاقہ ہوجاتا - وہ خود بیان کرتے ہیں کہ مجھے بعض دفعہ چھ چھ سات سات وقت کا فاقہ ہوجاتا اور نقاہت اس قدر غالب آجاتی کہ میں شدتِ بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہوجاتا - لوگ یہ سمجھتے کہ مجھے مرگی کا دَورہ ہے - عربوں میں دستور تھا کہ جب کسی کو مرگی کا دورہ ہوتا تو اس کے سر پر جوتیاں مارتے اور سمجھتے کہ اس طرح مرگی کا دورہ دُور ہوجاتا ہے - وہ بھی جب انہیں بیہوش دیکھتے تو یہ خیال کرکے کہ انہیں مرگی کا دورہ ہوگیا ہے - مارنے لگ جاتے ابوہریرہؓ کہتے ہیں - جب مجھے ہوش آتا تو گو میں جانتا تھا کہ لوگوں کو کیا غلطی لگی ہوئی ہے - مگر میں اپنی زبان سے ان کو کچھ نہ کہتا تا اُن کو یہ پتہ نہ لگے کہ میں بھوکا ہوں وہ کہتے ہیں - ایک دفعہ مجھے ایسا ہی فاقہ تھا جس سے تنگ آکر میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا ہوگیا اِس خیال سے کہ اگر کوئی صحابیؓ مسجد کے پاس سے گذرا تو شاید میری شکل دیکھ کر اسے خیال آجائے کہ میں بھوکا ہوں - اور وہ مجھے کچھ کھانے کے لئے بھجوا دے - وہ کہتے ہیں میں کھڑا رہا - مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی لوگ آتے اور گذر جاتے - آتے اور گذر جاتے مگر کوئی توجہ نہ کرتا آخر میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ آرہے ہیں - میں نے ان کو دیکھ کر قرآن شریف کی ایک آیت پڑھی جس میں یہ ذکر آتا ہے - کہ مومن خدا کے رستہ میں بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں - اور میں نے ان سے پوچھا کہ ویطعمون الطعام علیٰ حبہٖ مسکیناً ویتیماً واسیراً کا مطلب کیا ہے - وہ کہتے ہیں میری غرض تو یہ تھی کہ حضرت ابوبکرؓ کا ذہن اِس طرف منتقل ہوگا کہ میں بھوکا ہوں - اور وہ مجھے کچھ کھانے کے لئے بھجوا دیں گے - مگر حضرت ابوبکرؓ نے کھڑے ہو کر اس آیت کی تفسیر بیان کرنی شروع کردی اور پھر چلے گئے - ابوہریرہ اس مقام پر بڑے غصّے سے کہتے ہیں - کہ ابوبکر کوئی مجھ سے زیادہ تفسیر جانتے تھے - میرا تو یہ مطلب تھا کہ وہ میری بھوک کا اندازہ لگائیں مگر وہ تفسیر بیان کرکے آگے

چل دیئے - تھوڑی دیر ہوئی تو حضرت عمرؓ وہاں سے گذرے میں نے خیال کیا کہ عمرؓ زیادہ سمجھدار آدمی ہے - آؤ اب اس سے بات کریں چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ اس آیت کی تفسیر کیا ہے حضرت عمرؓ بھی بجائے عملی تفسیر کرنے کے اس آیت کے معارف بیان کرنے لگ گئے - کہ اس آیت کا یہ مفہوم ہے یہ مفہوم ہے - وہ کہتے ہیں مجھے بڑا غصہ آیا کہ کیا یہ کوئی مجھ سے زیادہ تفسیر جانتے ہیں - میرا تو یہ مطلب تھا - کہ وہ مجھے کچھ کھانے کے لئے دیں مگر انہوں نے بھی تفسیر کی اور آگے چل دیئے وہ کہتے ہیں یہ دیکھ کر میرے دل میں مایوسی پیدا ہونے لگی کہ اب تو کوئی صورت باقی نہیں رہی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ کو دودھ سے سیر فرمایا

اتنے میں مجھے پیچھے سے کسی کی آواز آئی کہ ابوہریرہؓ وہ کہتے ہیں میں مڑا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان کی کھڑکی میں کھڑے مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے - آپ نے فرمایا ابوہریرہ بھوکے ہو میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ سخت بھوک لگی ہے گویا وہ جن سے تفسیر پوچھی گئی تھی اُن کو تو خیال نہ آیا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر منہ دیکھے کے ہی پہچان لیا کہ ابوہریرہؓ کو بھوک لگی ہے - آپؐ نے فرمایا اِدھر آؤ - ہمیں اللہ تعالےٰ نے دودھ کا ایک پیالہ تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے کیونکہ ہم بھی کئی دن سے بھوکے تھے - پھر آپ نے فرمایا دیکھو شاید مسجد میں کوئی اور دوست بھی بھوکا ہو - وہ کہتے ہیں میں نے خیال کیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مجھ پر ترس تو آیا مگر آپ یہ کیا کر رہے ہیں - کہ اور بھوکوں کو بھی بلا رہے ہیں - دودھ کا ایک پیالہ سب کو کس طرح کفائت کرے گا - مگر چونکہ آپ کا حکم تھا اس لئے میں گیا وہاں میں نے دیکھا کہ سات آدمی میری طرح بھوکے بیٹھے ہوئے ہیں - میں نے کہا بس اب میری شامت آئی - اب تو دودھ کی بہت ہی کم توقع رہ گئی ہے - مگر خیر میں ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ یہ بھی بیٹھے تھے - آپ نے وہ دودھ کا پیالہ اُن میں سے ایک کو دے دیا اور فرمایا پیو - میں نے سمجھا تھا کہ پہلے مجھے دیں گے اور جب میں اپنے پیٹ کو اچھی طرح بھر لوں گا تو پھر کسی اَور کو دونگا - مگر آپ نے بجائے مجھے دینے کے اُن میں سے ایک کو دودھ کا پیالہ دے دیا اور جب وہ اچھی طرح پی چکا تو آپ نے فرمایا اور پیو - پھر پی چکا تو فرمایا اَور پیو - اسی طرح باری باری آپ نے اُن ساتوں کو دودھ پلایا اور میں نے سمجھا کہ اب میرے لئے کچھ نہیں بچیگا - مگر جب میری باری آئی تو میں نے دیکھا کہ ابھی وہ پیالہ دودھ سے لبالب بھرا ہوا تھا - آپ نے فرمایا ابوہریرہ اب تم پیو - میں نے دودھ پیا اور پیتا چلا گیا - یہاں تک کہ میرا پیٹ خوب بھر گیا اور میں نے پیالہ رکھ دیا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ ایک دفعہ پھر پیو - میں نے پھر دودھ پینا شروع کردیا اور خوب پیا - جب سیر ہوکر میں نے پھر پیالہ رکھا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہؓ اَور پیو - میں نے اَور پیا یہاں تک کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ دودھ میرے ناخنوں میں سے پھوٹ کر بہہ جائے گا - آخر میں نے پیالہ رکھ دیا - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ اور پیو - میں نے کہا یا رسول اللہ اب مجھ سے پیا نہیں جاتا - میں نے اتنا پیا ہے کہ میرے ناخنوں میں سے دودھ بہنے لگا ہے - آپؐ نے فرمایا اچھا اب پیالہ ہمیں دیدو - چنانچہ وہ پیالہ میں نے آپ کو دیدیا اور آپ نے بقیہ دودھ پی لیا -

یہ اُنکی قربانیاں تھیں جنکی وجہ سے انہوں نے اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کئے - اگر وہ اس رنگ میں دین کی خدمات سرانجام نہ دیتے اور کہتے کہ جبتک پہلے ہمارے گذارہ کی صورت نہ ہو ہم کوئی کام نہیں کرسکتے تو خدا کا دین ہم تک کہاں پہنچتا - انہوں نے دین کو پھیلانے کیلئے ایسی جدوجہد کی کہ لاکھوں لوگ دنیا میں ایسے پیدا ہوگئے جو دین کے احکام پر عمل کرنیوالے اور اُس کے لئے اپنی جانوں کو قربان کرنیوالے تھے - حالانکہ دینی احکام پر عمل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہوتی -

(باقی)

قرآن کریم کے تراجم کے لئے چندہ جماعتی طور پر بھیجا جائے

گذشتہ پرچہ میں فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید کی طرف سے "قرآن کریم کے تراجم" کے چندہ کیلئے جو اعلان شائع ہوا ہے - اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے - کہ اس کا مفہوم غلط ہے - اس مد کا چندہ انفرادی طور پر کسی کا وصول نہ کیا جائیگا - جماعتی رنگ میں اس کا وعدہ آنا چاہئیے - احباب اسے خاص طور پر نوٹ کرلیں - اور خطبہ جمعہ کو غور سے پڑھ کر اس کے مطابق عمل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہذیبِ نو کی حقیقت

موجودہ زمانہ بوجہ مغربی اقوام کے عروج کے ترقی کا زمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ جس قدر اور جس حد تک اقوام یورپ نے مادی ترقی کی ہے۔ کیا بلحاظ اختراعات و ایجادات کیا بلحاظ دولت و ثروت اور کیا بلحاظ غلبہ و حکومت وہ پست اور کم ہمت ایشیائی اقوام کے لئے مشعل راہ بنی ہوئی ہیں۔ وہ خواب غفلت میں سوئی ہوئی اقوام جو بوجہ یورپ کے مادی غلبہ کے ان کی غلامی میں گرفتار اور اپنی آزادی کی کوششوں میں ناکام ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی ترقی کی معراج یہی سمجھ رکھی ہے۔ کہ اقوام یورپ کے نقش قدم پر چلکر دنیا میں بسنے والی اور دوسری پست اقوام پر غلبہ حاصل کرکے اپنے ہوا و ہوس کی سیری کا انتظام کریں۔ ان قوموں کے افراد موجودہ زمانے کی ترقی یافتہ اور متمدن کہلانے والی اقوام کے غلبہ کو دیکھ کر نہ صرف رشک کرتے ہیں۔ بلکہ حسد کی آگ سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ وہ خود ان جیسا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن اس امر پر غور نہیں کرتے۔ کہ آیا مغربی اقوام کی ترقی ترقی کہلانے کی مستحق بھی ہے یا نہیں؟ کہیں ان کی تعمیر تخریب کی مترادف تو نہیں؟ نیز یہ کہ کیا تہذیب کے صحیح مفہوم کے مطابق وہ اپنی خداداد استعدادوں، جبلتوں اور فطری خواص کو ان حدود اور پابندیوں کے ماتحت استعمال میں لا رہے ہیں۔ جن سے وہ استعدادیں، جبلتیں فطری خواص بنی نوع انسان کی حقیقی فلاح اور بہبودی کا موجب بن جائیں۔ یہ ہیں امور غور طلب ان پست اقوام کے لئے جو اقوام یورپ کی اندھی تقلید کرکے شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے کی امنگیں اپنے دل میں رکھتی ہیں۔ اگر ان امور کی روشنی میں یورپین تہذیب کا بنظر غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔ وہی تہذیب جس پر وہ خود نازاں اور دوسرے اس کے اختیار کرنے کے خواہاں نظر آتے ہیں۔ اس قدر گھناؤنی اور مہیب صورت میں نظر آتی ہے کہ سوائے وحشت اور بربریت کے ہم اس کو اور کسی نام سے موسوم نہیں کر سکتے۔ وہ ایجادات و اختراعات جن پر موجودہ ترقی کا دار و مدار ہے۔ اس رنگ میں استعمال کی جا رہی ہیں۔ کہ بنی نوع انسان عافیت کی گھڑیوں سے بے نصیب ہو گئے ہیں۔ انہی ایجادات کی بدولت وہ تباہی و بربادی دنیا میں برپا کی جا رہی ہے۔ کہ لاکھوں نفوس آن کی آن میں موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ قومیت اور وطنیت کی جڑوں کو اس طرح مضبوط کر دیا جاتا ہے۔ کہ مخلوق خدا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مختلف قبیلوں میں تقسیم ہو کر بات بات پر ایک دوسرے کے خلاف برسر پیکار ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح ایک مستقل جنگ کی بنیاد رکھ دی جاتی ہے۔ کیا اسی کا نام ترقی ہے۔ کیا یہی تہذیب ہے؟

اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے۔ تو یورپ کی تہذیب اور ترقی حقیقی تہذیب کہلانے کی مستحق نہیں۔ اس تہذیب کی سب سے بڑی خرابی لامذہبیت ہے۔ اور اہل یورپ کا مذہب سے بُعد حقیقی تہذیب کے قائم ہونے میں روک ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نظام اور ابدی قانون سے بے نیاز ہو کر اپنی مجرد عقل سے دنیا میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مذہب کو ہاتھ سے چھوڑ کر جو زبردست نقصان ان کو پہنچا ہے۔ وہ اخلاق فاضلہ کا فقدان ہے۔ اگرچہ اس نقصان کا احساس اس وقت ان کے لئے نہ صرف مشکل بلکہ محال ہے۔ وہ تمام خرابیاں جو تہذیب حاضرہ میں پائی جاتی ہیں۔ انہی اخلاق فاضلہ کے فقدان کا نتیجہ ہیں۔ حصول مقصد و مطلب براری ان کا مذہب اور ہر وہ ذریعہ خواہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو۔ جو وہ حصول مطلب کے لئے اختیار کرتے ہیں۔ ان کے اخلاق فاضلہ میں شامل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ مذہب اور صرف مذہب ہی انسان کی روحانی نشو و نما کا سامان مہیا کرتا ہے۔ مذہب ہی ہے جو انسان میں اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے۔ اور بغیر کسی خارجی دباؤ یا ڈر کے انسان کو گناہ اور ظلم سے بچاتا ہے۔ وہ دنیاوی قانون کی طرح خاص اوقات اور معین فائدے کے لئے قوت اور نظام کے دباؤ کی مدد سے لوگوں کو نیکی اختیار کرنے پر مجبور نہیں کرتا۔ مذہب فطرت کو نیک بناتا ہے۔ اور ذہنیتوں کو تبدیل کرتا ہے۔ مذہب کا تصرف قلب پر ہوتا ہے۔ نہ کہ انسان کے بیرونی اعضاء پر۔ اہل یورپ لاکھ زور لگائیں۔ مذہب سے بے نیاز ہو کر لوگوں کو اخلاق فاضلہ کی تعلیم دیں۔ اس کے لئے قوانین مرتب کریں۔ لیکن بے سود اور لاحاصل ان کی یہ کوششیں اور کاوشیں خدا تعالیٰ کے قائم کردہ روحانی نظام کے آگے ایک ڈھونگ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتیں۔

موجودہ الحاد اور لامذہبیت کے زمانہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی وہ اعلیٰ ترین مذہب ہے۔ جو انسان میں اخلاق فاضلہ پیدا کرکے موجودہ تہذیب کی خرابیوں کو دور کر سکتا ہے۔ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ حقیقی تہذیب نام ہے اس بات کا کہ ہم ان بدنی قوتوں ذہنی استعدادوں اور فطری خواص کو جو خدا تعالیٰ نے ہم کو ودیعت کئے ہیں۔ ایسے رنگ میں استعمال میں لائیں۔ کہ وہ بنی نوع انسان کی زیادہ سے زیادہ بہبودی کا باعث ہوں۔ یہ انسان کا فطری تقاضہ ہے۔ کہ جب اس کو بھوک لگے۔ تو کسی نہ کسی طرح اپنا پیٹ بھر سکے۔ خدا تعالیٰ نے اسکو قوت بھی دی ہے۔ کہ وہ ایسے سامان مہیا کرلے جن سے پیٹ بھر سکے۔ اب اگر وہ اپنی طاقت کے زور سے فطری تقاضے کو پورا کرنے کیلئے کسی دوسرے شخص کو مار کر اس کا کھانا حاصل کرتا ہے۔ تو اس کا یہ فعل خلاف تہذیب کہلائے گا۔ کیونکہ وہ قوت کا غلط استعمال کرکے دنیا کو بجائے فائدہ پہنچانے کے اس کو برباد کرتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر وہ اپنی قوت کے استعمال پر ایک پابندی عائد کرے۔ کہ کسی کو مار کر نہیں۔ کسی کا مال چرا کر نہیں۔ بلکہ محنت اور مشقت سے خود کمائے تو پھر وہ مہذب کہلائے گا۔

یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے جس کو بڑا کرکے انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ تہذیب کا ایک بڑا نقص یہی ہے۔ کہ وہ ذہنی استعدادیں جو خدا تعالیٰ نے اہل یورپ کو عطا کی ہیں۔ وہ ان کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ ان کی ایجادات و اختراعات بجائے قیام امن میں ممد ہونے کے تباہی و بربادی اور ظلم و تعدی کا موجب بن رہی ہیں۔ اور موجودہ جنگ اس کا ایک بین ثبوت ہے۔ انسانی استعدادات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے۔ ان خلقنا الانسان فی احسن تقویم کہ ہم نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ نہایت ہی عمدہ اور قابل نشو و نما قوتوں کو لے کر دنیا میں آتا ہے۔ اب جہاں ان طاقتوں کا ذکر کیا۔ وہاں یہ بھی فرما دیا۔ کہ ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی۔ بے شک انسانی نفس سوائے اس کے جس پر میرا رب رحم کرے بری باتوں کا حکم دینے پر بہت دلیر ہے۔ اس سے اس بات کا احتمال ثابت ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنی طاقتوں اور استعدادوں کو غلط طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ جیسا کہ موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس سے بچنے کا سہل اور آسان طریقہ بھی بتا دیا۔ تا کوتاہ فہم انسان یہ اعتراض نہ کرے۔ کہ یہ تو خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جس کو چاہے بری باتوں کے ارتکاب میں نفس کی دلیری سے بچائے اور جس کو چاہے آمادہ کر دے۔ ہمارا اس میں کچھ دخل نہیں۔

خدا تعالیٰ نے انسانی طاقتوں میں دو احتمالوں یعنے اچھائی اور برائی کا ذکر اور برائی کے پہلو سے بچنے کا طریق اس دعا میں بیان فرماتا ہے۔ جو کلام مجید کے ذریعہ اس نے بندوں کو سکھائی ہے۔ یعنی قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق۔ اپنے رب کی حفاظت طلب کرتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے۔ اس میں یہ نکتہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ ہر چیز جو پیدا شدہ ہے، خواہ وہ جاندار چیزوں میں سے ہو یا بے جان چیزوں میں سے۔ ان کی صفات سے ہو یا اثرات سے شر اور افادہ کا پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔ پس اے خدا تو ہم کو توفیق عطا فرما۔ کہ ہم ہر چیز کے شر کے پہلو کو اختیار نہ کریں۔ بلکہ اس کو ایسے طور پر استعمال میں لائیں۔ کہ وہ تمام مخلوق کے لئے بحیثیت مجموعی مفید ثابت ہو نہ کہ مضر۔

کس قدر فطرت اور ضرورت کے مطابق تعلیم ہے۔ دنیا میں اصل تہذیب اسی وقت قائم ہو سکتی ہے جب اس اصل کو مدنظر رکھا جائے۔

جس کو قرآن نے بیان کیا ہے۔ کاش آج یورپ روحانیت سے بہرہ اندوز ہوتا اور یہ آسمانی تعلیم اس کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہوتی تو وہ اپنی طاقتوں کا صحیح استعمال کر کے اپنے آپ کو تباہ نہ کرتا۔

دوسرا نقص موجودہ تہذیب کا جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ جذبۂ قومیت اور وطنیت کی ترقی ہے۔ موجودہ زمانے کے تمام فسادات بغض اور عداوت، دشمنی و شقاوت جو اقوام یورپ میں پائی جاتی ہے۔ وہ اسی جذبہ کی مرہونِ منت ہے۔ آج قومی برتری کا خیال (Nationalism) اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ہر قوم یہ سمجھتی ہے کہ اگر دنیا میں افضل ترین مخلوق ہیں۔ تو اس کے اپنے افراد اور بس۔ اگر کوئی غلبہ و حکومت کا حق رکھتا ہے۔ تو صرف ان کی اپنی ہی قوم۔ اس خیال نے بھی دنیا میں بہت تباہی مچا رکھی ہے۔ اور مخلوقِ خدا میں عداوت و دشمنی پھیلائی ہے۔ موجودہ لڑائی کی وجہ بھی یہی جذبۂ قومیت ہے۔ آج جرمن قوم کے دل میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے۔ کہ وہ افضل ترین مخلوق ہیں۔ اور حکمرانی کے سب سے پہلے حقدار اور باقی اقوام ان کی غلامی کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ کس قدر تباہ کن خیال ہے۔ جو اقوام عالم میں پھیل چکا ہے۔ خدا تعالےٰ اسی غیر مہذب نظریئے کے خلاف کلامِ پاک میں فرماتا ہے۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیراً منھم۔ کوئی قوم دوسری قوم کو حقیر نہ سمجھے شاید وہ کل اس سے اچھی ہو جائے۔ اس میں نہ صرف قومی برتری اور تفاخر کے خیال کو رد کیا ہے۔ بلکہ ایک نہایت لطیف نکتہ بیان کر کے قومیت کے حامیوں کا منہ بند کر دیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس خیال کو ملیا میٹ کیا ہے۔ بلکہ قوموں کے عروج اور زوال کے متعلق عام قانونِ جاریہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ تم ازمنۂ سالفہ کی اقوام عالم کی تاریخ دیکھو کہ اگر آج ایک قوم اپنی برتری کے نشہ میں چور نظر آتی ہے تو دوسرے وقت میں وہ قعرِ مذلت میں بھی گرتی ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ تلک الایام نداولھا بین الناس۔ یہ دن ترقی اور تنزل کے بدلتے رہتے ہیں۔ آج اقوام یورپ اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھی ہیں۔ ہر قوم یہ سمجھتی ہے۔ کہ سورج اس پر کبھی غروب نہیں ہوگا۔ دنیا کی بادشاہت انہی کے لئے مقدر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تباہی و بربادی برپا کرنے میں بہت دلیر نظر آتے ہیں۔

غرض موجودہ تہذیب کے ان نقائص کا علاج اور مشکلات کا حل اسلام کی تعلیم میں ہی مضمر ہے۔ اور وہ زمانہ دور نہیں جب اسلامی تعلیم کے ذریعے حقیقی تہذیب و تمدن کا قیام دنیا میں ہوگا۔ یہ جو کچھ بھی اخلاقی پستی اور گمراہی دنیا میں پائی جاتی ہے۔ یہ سب خدائی مقدرات ہیں۔ جو پورے ہوئے۔ تا مسیح محمدی آکر اسلام کے دمکتے ہوئے چہرے سے نقاب اٹھائے اور گمراہ قوموں کو راہ نجات دکھائے اسلامی تعلیم کی برتری سائنس اور ضعیف عقل پر اسی زمانے میں مسیح محمدی کے ہاتھوں مقدر تھی۔ چنانچہ اس نے آکر علم و عرفان اور تعلیم قرآن کے وہ دریا بہائے کہ چپہ چپہ سیراب ہو گیا۔ اور وہ وقت قریب آتا جاتا ہے۔ جب یورپ اسلامی تعلیم پر عمل کر کے اپنی تہذیب کے نقائص کو دور کر دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرما گئے ہیں۔

"آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

خاکسار مسعود احمد بی۔ اے از دہلی

مولوی محمد علی صاحب کی حصول خلافت کی سعی ناکام

اور غیر مبایع اصحاب کی خدمت میں ہمدردانہ پیغام

مندرجہ بالا عنوان کے متعلق جس واقعہ کا میں ذکر کرنے لگا ہوں۔ گو اس پر تیس برس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ جن اصحاب کے ذریعہ واقعہ رونما ہوا۔ اور جو مولوی صاحب کے بڑے بھائی اور ان کے ایک لڑکے ہیں۔ وہ اب تک زندہ ہیں۔ اور جن اصحاب کے سامنے یہ واقعہ ظہور میں آیا۔ اس کے دیکھنے اور سننے والوں میں سے اکثر احباب جماعت ڈیرہ غازی خان کے بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ گو یہ واقعہ اس وقت سے جماعت ڈیرہ غازی خان میں مشہور چلا آتا ہے مگر سلسلہ کے اخبارات میں اس کا کوئی ذکر نہیں آیا اب دو وجوہ کے سبب مجھے تحریک ہوئی۔ کہ اس واقعہ کو جو بالکل سچا ہے۔ اخبار میں اشاعت کیلئے دے دیا جائے۔ پہلا محرک اخبار "پیغام صلح" کا ایک پرچہ اور ایک چھوٹا سا ٹریکٹ جو مولوی صاحب مذکور نے مصلح موعود کے بارے میں لکھا ہے۔ اور جس میں مولوی صاحب مذکور نے اپنی عادت کے مطابق ادھورے اور نا تمام حوالے دیکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف کئی افترا اور کذب منسوب کئے ہیں۔ اور بار بار ان گندے الزامات کو دہرایا ہے۔ جو مخرجین جماعت نے اپنی گندی فطرت کے سبب لگائے۔ پس میں نے مناسب سمجھا کہ ایک شخص کے متعلق (جو اس قدر حق سے عناد رکھتا ہے۔ اور محض ہٹ دھرمی اور ضد کے سبب حقیقت پر پردہ ڈال کر مخلوق خدا کی گمراہی کا باعث بن رہا ہے) کیوں نہ ایک سچا واقعہ بیان کر کے اس کا اندرونہ دکھایا جائے۔ دوسرے محرک اس کی اشاعت کے ایک احمدی معزز دوست ہیں۔ جو ڈیرہ غازی خان میں معزز عہدے پر سرفراز ہیں۔ جب باتوں باتوں میں میں نے یہ واقعہ ان سے بیان کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ایسے واقعہ کو ضرور "الفضل" میں اشاعت کے لئے بھیجا جائے ممکن ہے کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے سو میں خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے اس واقعہ کو درج ذیل کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق

(۱) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ مولوی عزیز بخش صاحب کو جو مولوی محمد علی صاحب کے بڑے بھائی ہیں بذریعہ تار بلوایا گیا۔ غالباً یہ تار سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ہوگا۔ اور اس وقت مولوی صاحب موصوف ہی دفتری کام کے انچارج تھے۔ یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر صرف وفات کا تار موصول ہوا تھا۔ بلایا نہ گیا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے بڑے بھائی کو اس غرض سے بلایا کہ رائے دہندگان میں ایک ووٹ جماعت ڈیرہ غازی خان کا تائید میں مل جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تار پہنچا تو مولوی عزیز بخش صاحب نے احباب کو جمع کیا۔ اور ایک لمبی تقریر کی جس میں بتایا کہ جماعت اس وقت خلیفہ کے بغیر یتیم کی طرح ہے۔ میں قادیان جا رہا ہوں۔ مشورہ ہوگا۔ جو خلیفہ منتخب ہوگا۔ میں اطلاع دوں گا۔ اس وقت بیعت کرنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہوگا۔ اس سے جہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت مولوی محمد علی صاحب اور مولوی عزیز بخش صاحب ہر دو کا یہ عقیدہ تھا کہ مسیح موعود کی خلافت کا سلسلہ ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ جماعت میں مولوی صاحب اپنے آپ کو ایک بارسوخ آدمی سمجھتے تھے۔ اور واقعی جماعت میں ان کی اچھی خاصی وقعت تھی۔ اور وہ اپنے زعم میں اپنے آپ کو خلافت کے لئے موزوں خیال کرتے تھے۔ اسلئے انہوں نے اپنے بڑے بھائی کو اپنی تائید کے لئے دور دراز سے سفر کی تکلیف دی اور ممکن ہے کہ انہوں نے اس غرض کیلئے اپنے دوسرے عقیدتمندوں کو بھی تکلیف دی ہو۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے منشاء کو حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے ذریعہ پورا کر دیا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

(۲) جب مولوی عزیز بخش صاحب دارالامان پہنچے اور ان کی موجودگی میں خلافت کا انتخاب ہو کر جماعت کی کثرت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو اپنا خلیفہ تسلیم کر لیا۔ تو مولوی عزیز بخش صاحب کی طرف سے جماعت ڈیرہ غازی خان کو کارڈ موصول ہوا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ چند نا اہلوں اور غیر ذمہ دار اشخاص نے میاں صاحب کو جو محض ایک لڑکا اور ناتجربہ کار ہے خلیفہ منتخب کر لیا ہے۔ اس لئے آپ لوگ بیعت میں جلدی نہ کریں۔ مگر اس سے پہلے جماعت کو اطلاع ہو چکی تھی کہ حضرت میاں صاحب کو جماعت کے کثیر حصہ نے اپنا خلیفہ تسلیم کر لیا ہے۔ اور جماعت نے بیعت کے خطوط کمال خلوص دلی سے تحریر کر دیئے تھے۔ اب اس کارڈ کے مضمون اور مولوی عزیز بخش صاحب کی تقریر کو جو پہلے وقت کی تھی مقابل پر رکھنے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ مولوی عزیز بخش صاحب کے اس منشاء کے خلاف

ولادت

(۱) میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر جنود اللہ صاحب ڈنٹسٹ کے ہاں ۲۹ ستمبر بروز جمعۃ المبارک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عطاء اللہ تجویز فرمایا ہے۔ میرے بھائی کا یہ پہلا بیٹا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ خاکسار حکیم آل احمد صاحب کاشغری جڑانوالہ

(۲) خاکسار کے ہاں ۹ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحم کے ساتھ فرزند عطا فرمایا ہے۔ مولود کے خادم دین اور ...

[illegible]

تقرر عہدیداران

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ اپریل ۴۷ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ (۱) نورنگ سید امیر حسین شاہ صاحب (۲) بنوں میاں محمد حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین۔ (ناظر اعلیٰ)

(۱) آئندہ کیلئے محمد عظیم صاحب قریشی کی جگہ میاں عبد الکریم صاحب درزی کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گجو چک ضلع گوجرانوالہ اور (۲) مولوی غلام رسول صاحب کی جگہ منشی حمید احمد صاحب سکول ماسٹر ہنڈیوالی کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

302

کہ مولوی محمد علی صاحب خلیفہ منتخب ہوں گے نتیجہ برآمد ہوا۔ اور ان کے بھائی مولوی محمد علی صاحب اپنے مقصد میں ناکام ہوگئے۔ اسلئے انہوں نے جماعت ڈیرہ غازی خان کو بیعت کرنے سے روکا

(۳) اس کارڈ سے دوسرے دن ایک ٹریکٹ ملا یہ وہ ٹریکٹ تھا۔ جس میں اس بات کا ذکر تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت ہے ہی نہیں۔ اس کے لکھنے والے مولوی محمد علی صاحب تھے۔ اور یہ ٹریکٹ جہاں تک واقعات سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول کی زندگی میں چھپوا کر رکھ لیا گیا تھا۔ اور اس کی غرض محض یہی تھی۔ کہ اگر میں (مولوی محمد علی صاحب) خلیفہ منتخب ہو گیا۔ تو بہتر۔ ورنہ یہ بم پھینک کر جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ ورنہ ہو نہیں سکتا کہ اس قدر قلیل عرصہ میں یہ ٹریکٹ لکھا بھی جائے۔ اور پھر خلیفہ اول کی وفات کے صرف پانچ چھ روز کے اندر دور دراز مقامات پر پہنچ بھی جائے۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ جماعت کا کثیر حصہ اس بم سے محفوظ اور مامون رہا

(۴) اب میں وہ واقعہ بیان کروں گا جس سے مذکورہ بالا امور کی تائید ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب جماعت کو خلیفہ منتخب ہونے کی خبر ملی اور جماعت کے دوست نماز کے لئے مسجد میں جمع تھے۔ اور یہی ذکر ہو رہا تھا تو مولوی عزیز بخش صاحب کے لڑکے دریچہ کے راستے جو ان کے مکان سے مسجد کے صحن میں کھلتی تھی۔ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب انہوں نے یہ سنا کہ خلیفہ منتخب ہو گیا ہے تو بغیر کسی اور کلام کے ان کے منہ سے یہ نکلا کہ کیا چچا خلیفہ منتخب ہو گیا ہے

احباب اس فقرہ پر غور کریں۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا۔ کہ ان کو اپنے والد صاحب کی طرف سے اس بات کا علم دیا گیا تھا۔ کہ میں اس غرض کے لئے جا رہا ہوں۔ کہ تمہارے چچا صاحب خلیفہ منتخب ہوں گے۔ اگر یہ بات ان کے ذہن میں نہ ہوتی۔ تو ان کا سوال اس رنگ میں ہونا چاہیئے تھا۔ کہ کون خلیفہ منتخب ہوا ہے۔ مگر ان کا اس قسم کا سوال نہ کرنا اور اس بات کو چھوٹتے ہی کہہ دینا کہ کیا چچا خلیفہ منتخب ہو گیا ہے۔ اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ ان کے چچا یعنی مولوی محمد علی صاحب حصول خلافت کے لئے جوڑ توڑ میں اس قدر مصروف تھے۔ کہ بڑے تو بڑے ان کے چھوٹے عزیزوں کو بھی اس کا علم تھا۔ اور جب جماعت نے حضرت میاں صاحب کا نام لیا۔ تو وہ مبہوت ہو کر رہ گئے۔

تمام غیر مبائع احباب کی خدمت میں میری ہمدردانہ گزارش ہے کہ آپ مذکورہ واقعہ کو جو اختصار سے تحریر کیا گیا ہے بنظر غور ملاحظہ فرمائیں۔ اور صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی کوشش کریں امید ہے کہ آپ بھی اسی نتیجہ پر پہنچیں گے کہ واقعی مولوی محمد علی صاحب حصول خلافت کے جوڑ توڑ میں اس وقت سے مصروف تھے جبکہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ابھی بستر علالت پر ہی تھے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب خود حصول خلافت کے لئے جوڑ توڑ کرنے میں ناکام ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے اپنے نفس پر قیاس کرتے ہوئے یہ الزام حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذمہ بھی لگا دیا اور اپنے دل کی جلن کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کی۔ مگر یہ آگ جوں جوں حضرت فضل عمر کے ذریعے خدا تعالیٰ نے جماعت کو دن دگنی رات چوگنی بلکہ بیش از بیش ترقی دیتا جائے گا بھڑکتی رہیگی

غیر مبائع احباب کی خدمت میں یہ بھی گزارش ہے۔ کہ ابھی تک آپ لوگوں کو مولوی محمد علی صاحب کی نیک نیتی در بارہ اختلافات پر یقین ہے۔ تو خدارا آپ اس بات پر توجہ فرمائیں کہ جب حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے سامنے فیصلہ کی دو آسان راہیں پیش فرماتے ہیں تو وہ اس طرف کیوں نہیں آتے۔ ایسی تجاویز پر جو ہر ایک عقلمند کے نزدیک صحیح اور مناسب ہیں اور ان سے آسان اور کوئی تجویز نہیں ہو سکتی۔ اس میں کسی بحث اور جھگڑے اور ایچا پیچی کی ضرورت نہیں۔ لہذا آپ لوگوں پر فرض ہے۔ کہ ان تجاویز پر عمل کرنے کے لئے مولوی صاحب کو آمادہ کریں پھر آپ پر مولوی صاحب موصوف کی نیک نیتی واضح اور نمایاں ہو جائے گی۔ مگر میں یقین واثق سے آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں۔ کہ وہ کبھی آپ کی بات نہ مانیں گے۔ کیونکہ اس بات کے لئے ان کا آمادہ ہونا انہیں موت سے زیادہ بھیانک نظر آتا ہے۔ وہ تجاویز یہ ہیں کہ (اوّل) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ کہ ایک غلطی کا ازالہ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب یہ لکھ کر دستخط کر دیں۔ کہ جو عقیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی نبوت کے بارے میں اس میں تحریر فرمایا ہے۔ میرا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور ذرہ بھر بھی اس سے مجھے اختلاف نہیں۔ میں بھی اس پر یہی لفظ لکھ کر دستخط کر دونگا۔ کہ میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو اس رسالہ یعنی غلطی کا ازالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ پھر یہ رسالہ فریقین کے خرچ پر طبع کرا کے شائع کر دیا جائے۔ دنیا خود معلوم کر لے گی۔ کہ حق کس طرف ہے۔

دوئم۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے لیکر آپ کی وفات کے بعد خلیفہ اول کی وفات تک جس قدر تحریریں میری اختلافی مسائل کے بارے میں ہیں۔ وہ جمع کر لی جائیں۔ میں ان پر دستخط کر دوں گا۔ کہ اب بھی میرے یہی عقائد ہیں جو ان تحریروں میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب کی اس عرصہ کی تحریریں در بارہ اختلافی مسائل جمع کر لی جائیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب بھی اس کے نیچے دستخط کر دیں۔ اور لکھ دیں۔ کہ اب بھی میرے وہی عقائد ہیں۔ جو ان تحریروں میں پائے جاتے ہیں۔ اور پھر انکو بھی مشترکہ خرچ پر طبع کرا کے شائع کر دیا جائے۔ دنیا خود فیصلہ کر لیگی۔ یہ ایسی آسان اور سیدھی اور صحیح اور مناسب تجاویز ہیں۔ جن کو دنیا کا ہر صحیح الدماغ انسان صحیح اور درست تسلیم کرے گا۔ اور امید ہے آپ بھی ان کو ایسا ہی سمجھتے ہوں گے۔

خدارا آپ کوشش کر کے مولوی صاحب موصوف کی نیک نیتی کا تجربہ کریں۔ مگر ممکن نہیں۔ کہ وہ اس طرف آئیں۔ وہ مختلف قسم کے عذرات سے ٹالنے کی کوشش کریں گے۔ چونکہ آپ لوگ محض خدا کی خاطر اس سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں۔ لہذا آپ پر فرض ہے۔ کہ اس راستے پر چلیں۔

جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مسلک تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے تو یہ ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کہ میں جو کچھ کہوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے مخالف ہی کہوں گا۔ کئی مثالوں میں سے اس وقت صرف دو مثالیں بیان کرتا ہوں۔ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ ہمارا عقیدہ ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو محض اپنی قدرت سے بن باپ پیدا کیا۔ مگر مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ ان کا باپ یوسف نجار تھا (۲) آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ استدلال فرماتے ہیں۔ کہ عالمگیر عذاب کے وقت ایک رسول کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اور چونکہ اس وقت دنیا پر عالمگیر عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ لہذا اس وقت کا رسول میں ہی ہوں۔ مگر مولوی صاحب موصوف اس کی عجیب قسم کی تفسیر کرتے ہیں۔ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

مضمون کی طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتے ہوئے دوبارہ غیر مبائع اصحاب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ غیر اللہ کی وجاہت وغیرہ کے خیال کو چھوڑ کر محض للہ اس طرف متوجہ ہو کر صحیح عقائد پر چلنے کی کوشش فرمائیں وما علینا الا البلاغ۔

محمد عثمان پنشنر مدرس سابق سیکرٹری مال
انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خان

تشکر احباب

میرے ماموں چودھری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ داتہ زید کا کی وفات پر بعض احباب جماعت کی طرف سے مجھے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ میں ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے احسن عطا فرمائے آمین۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ والسلام خاکسار محمد ظفر اللہ خان

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک مستقل سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ امیدوار مخلص احمدی ہو جو نوجوان احمدی کالج کے طلباء کے جذبات کا مناسب خیال رکھتے ہوئے ان کی دیکھ بھال کر سکے اور ہوسٹل میں احمدیت کی بہترین روایات کو قائم کر سکے۔

مناسب امیدوار کو معقول گزارہ دیا جائے گا درخواستیں مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ بہت جلد آجانی چاہئیں

ناظر تعلیم و تربیت

چوتھے امتحان کا نصاب
سیر روحانی
قیمت ۷ر + محصول ڈاک ۲ر
دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۷۴۳ء۔ منکہ راجن بی بی بیوہ خوشی محمد صاحب مرحوم قوم ٹھلو پیشہ مزدوری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ اگست ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد تین صد مہر اور ایک مکان مشمولہ ہر دو کمرے اور صحن پختہ جس کے شمال میں گلی مغرب میں مکان زیب النساء والدہ خواجہ معراج الدین صاحب مشرق میں سفید زمین ملک مولا بخش صاحب جنوب میں سفید زمین۔ اور دس مرلہ زمین دار السعت میں ہے۔

اس تمام جائیداد میں میرا بموجب شریعت آٹھواں حصہ ہے۔ مہر کا حصہ بھی مکان میں شامل ہے۔ مگر اس کے حصہ کو میں ابھی ادا کر رہی ہوں۔ بقیہ جائیداد کا حصہ میرے مرنے کے بعد ادا ہوگا۔ میں اس تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میں کوشش کروں گی۔ کہ تمام جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کردوں اگر نہ کرسکوں۔ تو مہر کے حصہ کے علاوہ باقی جائیداد کے حصہ کے ادا کرنے کے میرے وارث ذمہ وار ہوں گے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ صرف مزدوری کرکے جوتیاں گانٹھ کر اپنے بچوں کا مشکل سے گزارہ ۴۲

صرف کرتی ہوں۔ اگر مستقل آمد کی کوئی صورت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ راجن بی بی۔ گواہ شد عبد الرزاق سیالکوٹی۔ گواہ شد عبد السمیع پوسٹ مین ...

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے۔ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

سرخ پنسل کا نشان

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے ان کی چٹوں پر سرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ تا احباب فوراً بذریعہ منی آرڈر چندہ ارسال فرماویں۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

303

سب سے بڑی قلتوں میں سے ایک
کاغذ

پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر سے کس طرح لازمی ضروریات کیلئے کاغذ کی فراہمی کا انتظام کیا گیا ہے

اس کنٹرول کی وجہ سے غیر سرکاری ضرورتوں کے لئے کاغذ کی موجودہ فراہمی میں ایک پونڈ کی بھی کمی نہیں ہوئی۔ نہ حکومت کے استعمال کے لئے زائد کاغذ لیا جا رہا ہے۔

اس آرڈر کے ذریعے خرچ کی مقدار کو ۱۹۴۲ء کی مقدار کے ۳۰ فیصدی تک محدود کرکے ہر قسم کے خرچ کو سختی سے گھٹا دیا گیا ہے۔ تاہم زیادہ اہم ضرورتوں کے لئے اس ۳۰ فیصدی والے اصول سے رعایت مل سکتی ہے۔ اس قسم کی بہت سی رعائتیں پہلے ہی دی جا چکی ہیں اور بعض زیر غور ہیں۔ چنانچہ اس آرڈر کا مقصد اہم ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے غیر اہم اخراجات کو کم کرنا ہے۔ پبلک مفاد کے اداروں کو جیسے ٹرامویے، بسیں، بجلی کی کمپنیاں اور آب رسانی کا انتظام، ضروری اشیاء کے کارخانے، تعلیمی ادارے وغیرہ، اپنی کم سے کم ضروریات کے لئے بہر حال کاغذ ملنا چاہیے۔ یہ اسی طرح ممکن ہے کہ غیر ضروری صرف کو سختی سے گھٹایا جائے۔ اس میں ملک ہی کا فائدہ ہے۔ حتی الامکان کفایت سے کام لیکر حکومت کے ساتھ تعاون کیجئے۔

حالات سے باخبر رہئے۔ کاغذ بچائیے

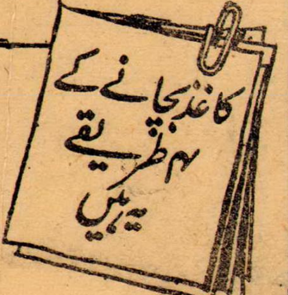

۱۔ کاربن سے اتارے ہوئے پرانے ورقوں کا دوسرا رخ کام میں لائیے۔
۲۔ غیر اہم خطوط کا جواب انکی پشت پر لکھیے
۳۔ حاشیہ گھٹا کر ہر جگہ بچت کر دیجئے۔
۴۔ حتی الامکان چھوٹے سے چھوٹا کاغذ استعمال کیجئے

پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر ۱۹۴۴ء کی نقل منیجر آف پبلیکیشنز، سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے ایجنٹوں سے ایک آنے میں مل سکتی ہے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز نئی دہلی نے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

AAA 1216

سردیاں آگئیں!

اونی مفلر سویٹر اور جرابیں

تیار ہو گئیں!!

آئیے!

اور سردیوں کے تحفے

حاصل کیجئے!

مال مضبوط۔ دام سستے

ڈیزائن عمدہ

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لندن ۲۶ اکتوبر۔ ہالینڈ کے شہر ہرٹجن بوش کے بیشتر حصہ پر اتحادی فوجوں نے قبضہ کرلیا ہے اور برطانوی دستے ہرٹجن بوش تلبرگ روڈ کو کاٹنے کے لئے شمال مغرب کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ برطانوی فوجوں نے شہر پر حملہ کے دوران میں شعلہ انداز ٹینک اور سرچ لائٹیں استعمال کیں۔ جس کی وجہ سے اندھیری رات میں چاندنی کی سی روشنی ہو گئی

پرل ہاربر ۲۶ اکتوبر۔ فلپائن کے قریب بحری لڑائی میں جاپانیوں کا ایک طیارہ بردار جہاز غرق ہو گیا ہے۔ امریکن ہوائی جہازوں نے دیگر دو طیارہ بردار جہازوں۔ پانچ چھ بڑے جنگی جہازوں ایک کروزر اور کئی جنگی جہازوں کو نقصان پہنچایا۔ ایک امریکن کروزر غرق ہو گیا اس کے ۱۳۶۰ افسروں اور ملاحوں کو بچا لیا گیا۔ دوشنبہ کو بعد دوپہر بحری اور ہوائی لڑائی شروع ہوئی تھی۔ سہ شنبہ کو سارا دن جاری رہی۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے بھاری تعداد میں امریکن بیڑے پر حملہ کیا۔ حملہ کے دوران میں ۱۵۰ جاپانی ہوائی جہاز تباہ کر دیئے گئے۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ جرمنی کے فوجی ترجمان جنرل ڈٹمار نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آجکل جرمنوں میں فرض کا جو احساس جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے دشمنوں کو کسی دھوکے میں نہیں رہنا چاہیئے۔

نیویارک ۲۶ اکتوبر۔ امریکہ چیف ریلیف فنڈ پروگرام کے ڈائرکٹر نے ایک انٹرویو میں یہ رائے ظاہر کی ہے کہ چین میں جاپانیوں کا نیا حملہ ظاہر کرتا ہے کہ جاپانیوں کو سرزمین جاپان پر فوری اتحادی حملہ کا خدشہ ہے۔

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ کستوربا گاندھی نیشنل میموریل فنڈ ۸-۹-۱۱۵۸۹۵۰ روپے تک پہنچ گیا ہے

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر۔ جنوب مغربی بحرالکاہل کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادیوں نے فلپائن میں سان پیلو کے ہوائی اڈے پر قبضہ کرلیا ہے۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ روسیوں نے وارسا اور دریائے ازیو کے مورچہ کے درمیان وسیع پیمانہ پر نیا حملہ شروع کردیا ہے

لندن ۲۶ اکتوبر۔ روسی فوجوں نے مشرقی پرشیا کی دوسری جرمن ڈیفنس لائن کو بھی توڑ دیا ہے۔ روسی فوجیں بہت سی رکاوٹوں کو پار کرگئی ہیں۔ اور جرمنی استحکامات کو توڑ کر روسی ٹینکوں نے پیدل فوجوں کے لئے رستہ صاف کردیا ہے۔

ماسکو ۲۶ اکتوبر۔ جرمن نقصان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مشرقی پرشیا میں تازہ دم فوجیں میدان میں لے آئے ہیں۔ اور ان کے جوابی حملے زیادہ تیز ہو گئے ہیں۔ جرمن شہر السٹربرگ کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا رہا ہے۔ جرمنوں نے یہاں اپنی بہترین ڈویژن مقرر کی تھی۔ لیکن روسی ہوائی جہاز اس کی قلعہ بندیوں کو توڑ رہے ہیں۔

بمبئی ۲۶ اکتوبر۔ بڑودہ میں کوئلہ کی سخت قلت کے باعث کپڑے کے چار کارخانوں میں کام بند ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے تقریباً دس ہزار مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ جنوبی انگلستان کے رقبہ پر جن میں لندن بھی شامل ہے۔ جرمنوں نے اڑن بم گرائے۔ نقصان معمولی ہوا۔

قاہرہ ۲۶ اکتوبر۔ اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ جرمنوں نے بحیرۂ روم کے جزیرہ کریٹ کو خالی کرنا شروع کردیا ہے۔ کیونکہ اب یونان کا بیشتر حصہ جرمنوں کے قبضہ سے نکل چکا ہے۔ اور سارے بلقان میں ان کا اقتدار ختم ہو چکا ہے۔

نیویارک ۲۶ اکتوبر۔ انڈیا لیگ آف امریکہ نے وائسرائے ہند کو ایک بجری تار بھیجا ہے کہ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت نہرو بیمار ہیں۔ آپ سے التماس ہے کہ امریکہ میں ان کے ہندوستانی اور امریکی احباب میں تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر بذریعہ بجری تار ان کی صحت کے بارے میں اطلاع دیں۔

کلکتہ ۲۶ اکتوبر۔ جنرل ایچ ایچ آرنلڈ نے بیسویں فضائی طاقت کے کمانڈر کی حیثیت میں اعلان کیا ہے کہ آج بیسویں فضائی طاقت کے اعلیٰ فضائی قلعوں سے جزیرہ کیوشو میں جنگی اہمیت کے نشانوں پر بمباری کی۔ کیوشو جاپان کے اصل جزائر میں شامل ہے۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ جرمنوں نے پھر جنوبی انگلستان اور لندن کے رقبے پر اڑن بم بھیجے۔ معمولی نقصان ہوا اتلاف جان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

قاہرہ ۲۶ اکتوبر۔ قاہرہ سے واپسی پر برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے شاہ فاروق وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے بات چیت کی۔ مصری وزیر اعظم نے صلح کانفرنس میں مصری نمائندے کا مطالبہ کیا۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ حال ہی میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل اور روسی ڈکٹیٹر مارشل سٹالن کے درمیان جو بات چیت ہوئی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ موسم سرما میں جنگ کو کامیاب خاتمے تک پہنچایا جائے۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ ہاؤس آف کامنز میں یہ سوال دریافت کرنے پر کہ کیا اب بھی برٹش گورنمنٹ اس پالیسی پر قائم ہے کہ جرمنی اور جاپان غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالیں۔ مسٹر چرچل نے کہا کہ ہاں ہم اپنی پالیسی پر قائم ہیں۔ ہم محوریوں سے کوئی سودا بازی کرنا نہیں چاہتے۔

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر۔ پریس صدر روزویلٹ نے ایک بیان میں کہا کہ فی الحال فرانس کو مابعد جنگ کی سکیموں میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

واشنگٹن ۲۶ اکتوبر۔ بحرالکاہل میں جاپانی جنگی بیڑہ سے امریکی بیڑہ کی اتنی دشواری زبردست جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ اور جاپان کو سخت شکست کھانی پڑی کہاجاتا ہے مسعود دستوں نے فلپائن کے پاس اور تیسرے نے فارموسا کے پاس جنگ کی۔ امریکی بیڑہ کا بہت کم نقصان ہوا۔ مسٹر روزویلٹ نے اعلان کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے بیڑے نے جاپانی بیڑہ کو بھاری شکست دے کر بھگا دیا۔ امریکن فوجیں جزیرہ لیٹے ۹ میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور کئی ایک ہوائی امریکی فوجوں نے میدانوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ جنرل میکارتھر نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ جاپان کے خلاف بغاوت کردیں۔

ماسکو ۲۶ اکتوبر۔ روسی فوجیں ناروے میں داخل ہو گئی ہیں۔ کرکنز کی بندرگاہ پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔ جو رسد اور کمک پہنچانے کا جرمنوں کا راستہ ہے ساڑھے چار برس سے جرمنی نے ناروے قبضہ کر رکھا تھا۔ اب اسے آزاد کرانے کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

ماسکو ۲۶ اکتوبر۔ مشرقی پرشیا کی راجدھانی کونیگزبرگ کی طرف ہماری فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ اور جرمنوں نے اسے خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ یورپ کے مغربی مورچے پر ایک ہزار سے زیادہ انگریزی ہوائی جہازوں نے ایسن پر دن کے وقت پہلا حملہ کیا اور بہت سا نقصان پہنچایا۔

لندن ۲۶ اکتوبر۔ وزارت ہند نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر کاؤس جی جہانگیر (سر کاؤس جی جہانگیر کے فرزند) لندن میں ایک موٹر کے حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ آپ انڈیا ہاؤس میں انڈین ویلفیئر آفیسر تھے

نئی دہلی ۲۶ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ۱۷ اکتوبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں ۱۵ ہزار ٹن گندم ہندوستان میں پہنچی ہے۔

"انسان اگر اللہ تعالےٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا۔ تو وہ یاد رکھے کہ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کیا ہے"

(الحکم)

اسلام کے لئے زندگی وقف کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ مگر جو لوگ کسی نہ کسی مجبوری سے یہ فرض ادا نہیں کر سکتے۔ وہ کم از کم اپنے علاقہ کے لوگوں کو تبلیغ کریں۔ انکو ہمارے سلسلہ کا لٹریچر تحفۃً دیں یا فروخت کریں۔ یا ان کے پتہ معہ قیمت روانہ کریں۔ ہم ان کو یہاں سے روانہ کریں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ملیریا سے نجات

اگر آپ ملیریا جیسے موذی مرض سے نجات کے لئے قابل اعتماد کمپنی کے تیار کردہ کونین کا انجکشن مناسب قیمت پر لگوانا چاہیں۔ یا ملیریا کے لئے سستی دوا لینا چاہیں۔ تو ڈاکٹر ہارون الرشید ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) سے نور بلڈنگ میں ملیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah